ہندوستان بھر میں اہل سنت و جماعت کا واحد اخبار ہر ماہ میں ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے!

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے یا وی۔ پی کی اجازت۔
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کی جائے گی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔
(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب سے کام نہ لیا ہو درج اخبار نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام اور پورا پتہ نہ ہوگا درج نہ ہونگے۔
(۶) مضامین نہایت خوشخط ہوں گے۔
(۷) خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہونا چاہیے۔

(ایڈیٹر)

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

اخبار الفقیہ

امرتسر　پنجاب

عام اغراض اخبار

(۱) اہل اسلام کو عموماً اور حنفیوں کی خصوصاً حمایت کرنا۔
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

روسائے عظام سے سالانہ چندہ سے
عام خریداران سے سالانہ للعہ ششماہی عار
ممالک غیر سے ۱۰ شلنگ

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ و راعین میگزین امرتسر ہونی چاہیے

جلد (۷) مطبوعہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۴۳ ہجری مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ نمبر (۲۸)

ناظرین الفقیہ!

ہم نے الفقیہ کی سہ ماہی رپورٹ الفقیہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۴ء کے صفحہ پر ... کی تھی۔ جو امید ہے کہ تمام ناظرین و معاونین اخبار نے ملاحظہ کی ہوگی۔ جن حضرات نے ہنوز ملاحظہ نہیں کی وہ مہربانی ... کے اسکو مکرر ملاحظہ کریں۔ ہم اپنے وعدہ پر قائم ہیں کہ انشاء اللہ قائم رہیں گے۔ (مینیجر)

یاران طریقت کو مژدہ

اعلیحضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین پیر طریقت مولانا ... حافظ حاجی سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علیپوری مدظلہ العالی دورے سے بخیریت وارد علیپور شریف ہوگئے ہیں۔

جن حضرات کی خدمت میں منی آرڈر کا فارم پہونچے وہ سالانہ چندہ بھیجکر مشکور کا موقعہ دیں۔ (مینیجر)

ضروری اطلاع

جن حضرات کی خدمت میں بطور نمونہ رسالہ ... امرتسر کے متواتر تین ماہ سے حاضر ہو رہے اور باوجود کئی بار لکھنے کے کہ اگر خریداری منظور نہیں تو اطلاع دیں اور اگر منظور ہے تو فارم منی آرڈر پر کر کے دو روپیہ چندہ سالانہ ارسال کر دیں مگر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لہذا اب ستمبر اور اکتوبر کے رسالے اُن کی خدمت میں ۲۰ اکتوبر کو بذریعہ وی۔ پی بجا روانہ کئے جائیں گے۔ ان اصحاب کا اخلاقی فرض ہوگا کہ وہ وی۔ پی مرسلہ کو وصول فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ جن اصحاب کو وی پی وصول کرنا منظور نہ ہو وہ اس وقت بذریعہ کارڈ اطلاع دیکر ہم کو مزید نقصان سے بچا دیں۔ مکرر تاکید ہے کہ اپنے دو پیسہ کے لئے ہمارا سوا روپیہ ڈاک کا نقصان نہ کرا دیں۔ اس سے پہلے ان کی خدمت میں ہم ... کے رسالے بھیجکر نقصان اٹھا چکے ہیں۔ (مینیجر)

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ

انجمن کا سالانہ جلسہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی دروازہ میں منعقد ہوگا۔ بزرگان قوم اور ... انجمن کی خدمت میں خاص طور پر درخواست کیگئی ہے کہ وہ جلسہ میں تشریف لا کر اپنے تجربات اور پاکیزہ خیالات سے شائقین کو مستفیض فرمائیں۔ جلسہ کی تیاریاں ایک وسیع پیمانہ پر کیجا رہی ہیں۔ ارکان انجمن اس کی کامیابی کے لئے ہمہ تن مصروف ہیں۔ خدا عز و جل کے فضل سے پوری توقع ہے کہ وہ اس جلسہ کو بینظیر کامیابی عطا فرمائیگا۔

انجمن نعمانیہ ہند لاہور کا ... سالانہ جلسہ بتاریخ ۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۲۴ء کو بمقام لاہور انجمن کے ... دروازہ متصل ... ہوگا۔

حضرت مجدد بریلوی

(رحمۃ اللہ علیہ)

کا

عرس مبارک

بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۳ھ بریلی میں حضرت تاج العلماء والفحول، عاشق رسول مقبول، جامع معقول ومنقول، حاوی فروع واصول، حامی رشد وہدایت، قاطع کفر وضلالت، عامل قرآن وسنت، ماحی نجدیت و وہابیت حضرت مولانا مولوی قاری شاہ احمد رضا خان صاحب مجدد بریلوی قدس اللہ سرہ کا عرس مبارک تھا۔

یہ تینوں تاریخیں بریلی میں قابل دید تھیں۔ ۲۳ تاریخ کو صندل شریف کا جلوس تھا جس میں بے شمار مخلوق خدا شامل تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس والا میں نعتیہ کلام اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب مختلف جماعتیں بڑے ذوق وشوق سے پڑھ رہی تھیں۔ ۲۴ تاریخ کو مسجد بی بی صاحبہ سے گاگر شریف اٹھائی گئی۔ اس روز جلوس کی شان پہلے دن سے بھی دوبالا تھی۔ دفاتر سرکاری میں خاص اسی عرس شریف کی تقریب کے لئے تعطیل تھی۔ جلوس میں جس قدر لوگ شامل تھے اس کا اندازہ تو مشکل ہے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے پہلے اتنی تعداد کسی جلوس میں کہیں بھی نہیں دیکھی گئی۔ اس روز بھی جلوس میں مختلف اور کثیر التعداد جماعتیں نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پڑھتی تھیں۔ ۲۵ تاریخ کو ختم شریف پڑھا گیا۔ اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو اس کا ثواب بخشا گیا۔

ان تینوں تاریخوں میں حضرت مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مرادآبادی، حضرت مولانا مولوی امجد علی صاحب رضوی، حضرت مولانا مولوی قاضی محمد احسان الحق صاحب اور مولانا مولوی غلام رسول صاحب بہاولپوری، مولانا مولوی سید غلام قطب الدین صاحب برہمچاری و مولانا مولوی حشمت علی صاحب لکھنوی کے موثر وعظ ہوتے رہے۔ جس سے حاضرین عرس شریف کو روحانی غذا ملتی رہی۔

حضرت مولانا مولوی حامد رضا خان صاحب سجادہ نشین درگاہ شریف وخلف اکبر جناب مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حاضرین کو پر تکلف دعوتیں دی گئیں۔

۲۶ تاریخ کو حضرت مولانا مولوی مصطفی رضا خان صاحب خلف اصغر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے علماء کرام ودیگر مہمانوں کو خاص طور پر نہایت ہی پر تکلف دعوت دی گئی۔

عرس شریف قابل دید تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کا نزول تھا۔ خدا کے پیاروں کا ذکر ہی باعث رحمت الٰہی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو فیض رحمت باری سے حصہ لیکر سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔

ایک غیر مقلد کا پُر فریب وعظ

اور اس کا مختصر جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(نمبر ۲)

اور میرٹھی مقدس نامہ نگار کیسی صفائی سے لکھتا ہے کہ ہمارے اور آپکے دین برحق کی حمایت میں الخ۔ غیر مقلدین کے (دین برحق) ہونے پر مجھے ایک نہایت پر لطف اور دلچسپ حکایت یاد آگئی۔ جسکو حضرت مولانا فضل احمد صاحب لدھیانوی مد فیضہ نے اپنے رسالہ ازالۃ الریب عن مبحث علم الغیب کے صفحہ ۱۳ و ۱۴ میں جو ایسی ایڈیٹر اہل حدیث کے چند بیہودہ اعتراضوں کا دندان شکن جواب ہے میں یوں فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ ہر کوئی اپنے کو اہل حق کہتا ہے اور اپنے منہ میاں مٹھو بنتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کل حزب بما لدیھم فرحون یعنے ہر گروہ کے پاس جو ہے اوس سے خوش ہے۔ اسپر ایک حکایت یاد آئی۔ کہ کسی مسلمان نے ایک بھنگی درجہ بھنگی (چوہڑا) سے کہا کہ تمہاری نجات کیسے ہوگی کہ ؎

ہندو پڑھے پوتھیاں مسلمان قرآن
چوہڑے اسل پنج کر چلیں زمین آسمان

یعنی ہندو اپنی کتابیں اور مسلمان لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ مگر بھنگی لوگوں کے پاس کچھ نہیں۔ وہ یہی ورد کر کے زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ اس بھنگی نے جواب دیا کہ بہشت میں جانے والے خاص ہم ہی لوگ ہیں۔ مسلمان نے پوچھا دلیل (مرجبہ بھنگیہ) کیا ہے۔ اس نے کہا کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عدل پر بیٹھیگا۔ اور لوگ ہندو اور مسلمان سب بہشت میں داخل ہونے کو جائیں گے اور جب بہشت کے دروازہ پر پہونچیں گے تو دروازے کے ایک طرف گائے ٹنگی ہوئی ہوگی اس کو ہندو دیکھتے ہی پیچھے ہٹ جائیں گے اور دوسری طرف سور ٹنگا ہوا ہوگا مسلمان لوگ اس کو دیکھکر جھجک جائیں گے اور ہمارے لوگ کالی پیلی ہوکر اندر داخل ہو جائیں گے۔ اور سب لوگ ہندو اور مسلمان دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں گے۔ انتہیٰ

دوستو! اس بھنگی کی منطقی دلیل کو سنا آپ نے۔ بھلا بھنگیوں کے نزدیک دخول جنت کی اس سے بڑھکر اور کونسی روشن دلیل ہو سکتی ہے۔ بھنگیوں کے سردار کی اس سحر بیانی اور نجات اُخروی اور دخول جنت اور بانتیج اور پر لطف اور دل خوش کن تقریر اور لاجواب دلیل منطقی مضامین کو سنکر اور اپنی جیت فتح اور اغیار کی شکست کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھکر بھلا وہ کون ایسا بد نصیب اور بد قسمت بھنگی رہا ہوگا۔ جو اپنے سردار کو اس خوشی میں کندھے پر اٹھا لینے کی پاک کوشش نہ کر رہا ہوگا۔ جن کا ہو بہو نقشہ آج یہ میرٹھی مقدس نامہ نگار اوس قلم سے دائمی ذلت کا خاکہ کر کے صفحہ قرطاس پر کھینچ رہا ہے۔ ہداہ اللہ تعالیٰ۔

غیر مقلدو! بھلا کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ اور ہیچ افترا اور بہتان سے باز آؤ۔ مگر تم لوگ ایسا کروگے کیوں؟ تمہیں تو ہر طرح سے اپنا پیٹ بھرنا اور بندگان خدا کو سیدھے راستہ سے بہکانا اور بھٹکانا اور غیروں کا مال منظور ہے۔

میرے عزیزو! دوستو! بزرگو! میں یہ سچ کہتا ہوں کہ ان پڑھ اور کم علم والوں کو ان غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے مخرب دین وایمان رسالوں اور کتابوں اور اخبار وغیرہ کا دیکھنا اپنا ایمان زائل ... جیسے اخبار کو سننا و دیکھنا قطعی حرام ہے اس لئے کہ ان کے اندر بجز عقاید کفریہ باطلہ اور گندے مسائل اور حضرات مقلدین کو گالیاں اور دروغ بازی۔ فریب بازی۔ دھوکہ بازی۔ ... بازی۔ ... بازی ...

…انے خلق اللہ، افساد فی الدین، ترکیب تفریق بین المسلمین
…و وغیرہ کلمات خبیثہ مردودہ کے لکھا ہی کیا ہوتا ہے
…اہل حدیث میں تو پناہ بخدا ہمیشہ جہاں غیر مقلدین کے
…ش کرنے اور لوگوں کے روپیہ پیسہ ٹھگنے اور مال
…نے کی ایک نئی اور انوکھی ترکیب لکھی رہتی ہے۔
…انچہ حال ہی میں یعنی اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۰ جولائی
…سنہ میں ایک ذکریا نامی مقتدی اور اہلحدیث الصاعقین
…تسری نامہ نگار، اپنے مضمون مسمیٰ "اخوان اسلام
…وان یوسف ہیں" کے تحت میں یوں گلفشان ہے
…ں بتاریخ ۲۰ مئی ۵ بجے شام کو کسی کام کے لئے بادامی
…غ لاہور کے اسٹیشن پر گیا۔ اور واپسی کے وقت بستی
…دروازہ کے قریب مغرب کا وقت ہو گیا۔ اتفاق سے
…م شاہی مسجد میں جماعت کھڑی تھی۔ میں اس خیال سے
…نماز کا وقت جا رہا ہے۔ نماز ادا کر لوں۔ اندر جا کر وضو
…کے جماعت سے مل گیا۔ جماعت کے ساتھ دو رکعتیں ادا
…یں۔ اور تیسری رکعت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ سورۃ فاتحہ
…ھ رہا تھا کہ ساتھ ہی ایک شخص موٹا تازہ ترکی ٹوپی
…ر پہ پہنے تھا۔ اس نے اٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دھکیلا
…یا اور کہنے لگا کہ تو نجدی وہابی وغیرہ وغیرہ نے میری
…ماز خراب کر دی۔ اور نمازیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا
…ان لوگوں نے پیر صاحب کی ہتک کی ہے وغیرہ وغیرہ
…کہنے کے بعد مجھکو مکوں سے مارنا شروع کیا میں
…لے ہی کچھ علیل تھا نہ روک سکا۔ ایک دو آور اس سنیہ
…زیوں نے اس سے چھڑا کر کہا کہ میاں مسجد سے باہر
…چلے جاؤ۔ مسجد میں نوٹس لگا ہوا ہے۔ کہ کوئی وہابی
…س مسجد میں نہیں آسکتا۔ بعد میں مجھکو معلوم ہوا کہ
…سجد بدعتیوں کی ہے۔ اور مارنے والا شخص امام مسجد
…ا۔ اور جو کوئی غیر فرقہ کا نماز پڑھنے جاوے ایسا ہی
…سلوک کرتے ہیں۔ پہلے بھی ایک دفعہ امرتسر سے
…ب بندہ خدا کا آیا تھا۔ اس کو سخت چوٹیں دی تھیں
…جھکو اتنی نہیں دی۔ چار پانچ مکے مارے۔ ایک
…ت مکا گردن کی بائیں طرف اور ایک مکا کھوپڑی
…ہ بائیں جس سے سخت ورم ہو گیا۔ اور شام کو سینے
…م دودہ کے ادنگھیہ دکھا سکا۔ اور سر کو چکر آرہا
…اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے آمین
…خاکسار محمد ذکریا امرتسری)
دوستو! اس غیر مقلد وہابی نجدی کی رام کہانی سنی

آپنے۔ غیر مقلدین وہابی نجدی اپنے اخباروں اور سالوں میں خواہ مخواہ ہمیشہ ایسی ہی بے سر پیر بے بنیاد داؤ لغو اور لاطائل بیہودہ باتیں اس لئے لکھا کرتے ہیں کہ غیر مقلدین کا جوش انتقام برہتا رہے۔ اور اسی میں کہیں یں یں تو تو ہو کر مقدمات دائر ہو جائیں۔ میاں جی نذیر حسین لینا۔ نواب بھوپال دینا۔ قاضی شوکانی مدد سے۔ شیخ نجدی والے۔ سید بنارس والے مقلدوں نے مارا۔ بدعتیوں نے للکارا۔ مقلدوں نے پیٹا۔ بدعتیوں نے گھسیٹا۔ کا نفرو دینا نے وہابیت و نجدیت میں بلند ہو کر پھر کیا ہے ہزاروں روپیہ چندہ کا ادھر سے ادھر سے وہاں سے یہاں سے چلا آرہا ہے۔ گرہست صاحب کو بیٹھے بٹھائے تر بندا اٹھائے مقتدی کی بیڑی میں اسٹیشن چلے جا رہے ہیں۔ رنگ بگ جان نثاری کو تیار ہیں۔ پلاؤ زردہ اڑ رہا ہے۔ پانچوں انگلی گھی میں۔

میرے بزرگو! خیال کرنے کی بات ہے یہ کوئی ہنسی مذاق نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب بقول اس غیر مقلد وہابی نامہ نگار کے نوٹس لگا ہوا تھا۔ اور اس کے اندر صریح ممانعت درج تھی کہ کوئی وہابی اس مسجد میں نہیں آسکتا ہے۔ اور سابقاً اسی مسجد میں ایک واقعہ ایسا ہی بقول اسی نامہ نگار کے ہو بھی چکا تھا۔ تو پھر دیدہ دانستہ یہ غیر مقلد وہابی نجدی نامہ نگار اپنے کو مروانے اور لوگوں کے پیچھے جلبلانے اور بڑبڑانے اس مسجد میں گیا کیوں۔ اس خدا ترس حنفی نے تو صرف مکا ہی پر اکتفا کیا ورنہ حق تو اس کو بہت کچھ حاصل تھا۔ مگر اتفاق سے کو ضرور کر دینا چاہئے تھا۔ کہ اگر کر دیتا۔ تاکہ گرم [redacted] ہتا۔ مجھے تو یقین کامل ہے۔ کہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا اس بات پر پورا ایمان ہے کہ بغیر حضرات مقلدین کے ساتھ ربط ضبط اور ان کی امامت وامارت کے غیر مقلدین کی نجات ابدی اور فلاح دائمی غیر ممکن اور محال ہے گو بظاہر حضرات مقلدین کو اپنے اخباروں کتابوں اور رسالوں اور جلسوں میں کافر مشرک ظالم فاسق فاجر وغیرہ وغیرہ نالائق کلمات لکھا اور کہا کرتے ہیں۔ اور حضرات مقلدین کو غیر مقلدین وہابی نجدی کا یقیناً کامل الایمان سمجھتے ہیں۔ ورنہ آخر وہ کونسی ایسی خوبی کی بات

[redacted]

…ہے۔ ہرگز نہیں۔ ارے یہ تو ایک بات ہے جو غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے پیشواؤں کے منہ سے نکل گئی ہے کہ ہم موحد ہیں سوا قرآن وحدیث کے کچھ نہیں مانتے، اجماع اور قیاس حرام ہے۔ اور فقہ کی کتابیں قابل عمل نہیں ہیں مگر مدد جاننے کی ضرورت نہیں۔ اسی اخبار اہل حدیث میں جو فتاوے درج رہتے ہیں انہیں کو اٹھا کر دیکھئے۔ ہزاروں جگہ آپکو لکھا ملیگا کہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب یہ فرماتے ہیں مولانا شاہ عبدالعزیز وہ فرماتے ہیں۔ مولانا عبدالحی صاحب یہ کہتے ہیں۔ اور نواب صاحب وہ کہتے ہیں۔ ابن تیمیہ یہ کہتے ہیں۔ ابن حزم وہ کہتے ہیں۔ کیا حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے خدا اور رسول ہیں کہ ان کا حوالہ دیا کرتے ہیں۔ افسوس اگر غیر مقلدین صاحب مترجم دیا ہوتے تو مرجاتے لیکن انہیں تو بچا بھی نہیں آتا ہا
(باقی آئندہ)

عطائی اہلحدیث

ناظرین الفقیہ! ہمارے یہاں عطائی حکیم اس حکیم کو کہتے ہیں جو علم حکمت سے واقف نہو مگر علاجات کرتا ہو یعنی نیم حکیم خطرہ جان۔ ٹھیک اسی طرح سے بہت سے اہلحدیث ہیں کہ ان کا اطلاع ربط ہے نہ فقہ مگر حدیث کی ساری کتابوں کے نام زبانی یاد۔ جاہلوں کی مجلس میں عالم کہلا کے پھولے خوش۔ ان کے گھر اخبار اہل حدیث کیا آتا ہے۔ گویا وحی آتی ہے۔ سچ ہے سے

دارد ہزار درگہ صدف دم نے زند
مرغیکہ بیضہ دار دو صد فریاد میکند

حال ہی کا ذکر ہے کہ قصبہ کوٹلہ میں نماز عید صبح پڑھائی۔ جب ہر دوسری رکعت کی تکبیرات عید سہواً چھوٹ گئی یعنی امام رکوع میں چلا گیا پیچھے سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوئیں خیال آیا کہ تکبیرات چھوٹ گئی ہیں پھر کیں نے رکوع میں ہی تکبیرات ادا کر لئے۔ مقتدیوں نے

وہابی باپ اور بیٹے تھے مگر اپنے کو وہابی ظاہر نہ کرتے تھے

آدمی پہچانا جاتا ہے [illegible]
خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھ کر ؎

باپ نے کہا نماز تو ہوگئی مگر سجدہ سہو کرنا تھا بیٹے فرماتے کہ نماز ہی فاسد ہوگئی۔ کیوں نہ ہو بقول کسی کے "بڑا اگر بیٹا تو کہا کر بیٹا"! میں نے کہا نماز عید و جمعہ میں سجدہ سہو نہیں۔ خیر معنی واسطی۔ میں نے بروز جمعہ و عید الاضحیٰ ۱۳۵۳ھ کو فتاویٰ درمختار کی یہ عبارت سنائی

والسھو فی صلوٰۃ العید والجمعۃ والمکتوبۃ والتطوع سواء والمختار عند المتاخرین عدمہ فی الاولین

ان الفاظ کے معنی بھی کہے۔ اس پر خوش ہو کر وہابی دوستوں نے بغرض دھوکا دہی عام کہا کہ یہ عبارت تو ہمارے موافق ہے۔ دیکھو سب نمازوں میں سجدہ سہو برابر ہے۔ پھر میں نے لفظی ترجمہ کیا۔ اب چہرہ پر ناک رکھنی سوجھی تو کہا کہ ہم فتاویٰ درمختار کو نہیں مانتے۔ [illegible] دیکھا آپ نے ان کی چالاکی۔ خیر اور دو تین کتابیں علمائے حیدرآباد کی پیش کیں۔ یہاں بھی انکار کر دیا۔ کہ ہم علماء حیدرآباد کو مانتے ہی نہیں۔ اور خود ایک کتاب "رکن الدین" نکالی کہ دیکھو اس میں کمی و زیادتی اور ترک سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

میں:۔ مجھ سے نماز عید حنفی میں نہ کمی نہ زیادتی نہ ترک واقع ہوا۔ پھر آپ کس بنا پر سجدہ سہو لازم کرتے ہیں؟

وہابی:۔ آپ سے ترک واقع نہیں ہوا!؟

میں:۔ ہرگز نہیں

وہابی:۔ آپ نے تکبیرات عید کہاں ادا کیں!

میں:۔ رکوع میں۔

وہابی (ہنسکر) تو کیا یہ ترک نہیں ہوا؟

میں:۔ آپ نے ترک کے کیا معنی سمجھے ہیں

وہابی:۔ یہ کہ اپنی جگہ سے چھوٹ جائے

میں:۔ ترک اس کو نہیں کہتے کہ صرف اپنی جگہ سے چھوٹ جائے بلکہ ترک اسکو کہتے ہیں کہ پوری نماز میں چھوٹی ہوئی چیز ادا نہ ہو۔

وہابی:۔ (ہنسکر) نہیں جناب! ترک اس کو کہتے ہیں کہ اپنی جگہ سے کوئی چیز چھوٹ جائے۔ اور دوسری [illegible]

میں:۔ (دل میں) کاش کوئی جاننے والا یہاں ہوتا تو لطف آتا۔ میں نے شرح وقایہ کھولکر ترک تقدیم و تاخیر [illegible] نہیں بتائیں۔

وہابی:۔ وہی مرغی کی ایک ٹانگ، نہیں نہیں ترک اسکو کہتے ہیں کہ جو ہم نے کہا۔

میں (دل میں) ؎

پھر پر جس کسی کے پڑ گئے پتھر وہ کیا سمجھے

وہابی دوستو! خدا کے لئے اپنے حال پر رحم کھاؤ۔ یہ تمہاری جھوٹی شیخی اور دھوکا بازی کام نہیں آتی۔ کچھ تو پڑھو کہ ترک، تقدیم و تاخیر کی تمیز آجائے۔

آخر کار وہابی دوست نے تھوڑی سی بحث کے بعد جان بچانے کی غرض سے کہا کہ ہم تحریری مناظرہ کرینگے میں نے بخوشی منظور کیا۔ مگر تاریخ مناظرہ بھی بہت مجبور کرنے پر وہابی دوست نے دوسرا جمعہ مقرر کیا۔ کیفیت مناظرہ سنئے!

ایک پرچہ نکالا جس میں سوالات گھر سے ہی مرتب کر لائے تھے۔ وہ بھی عام مجلس بغیر مشورہ باپ اور بیٹے مجیب نہیں کئے جاتے تھے۔ الغرض وہ جوابات بطور استفتاء علمائے دیوبند کے پاس بھیجا چاہا۔ میں نے کہا علمائے دیوبند اکثر وہابی ہیں۔ میں حنفی ہوں۔ علمائے احناف کے پاس بھیجے جائیں۔ اس وقت بھی یہ چور وہابی اپنے کو وہابی نہ ظاہر کرسکے۔ آخر وہ پرچے یوں ہی شخص ثالث کے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ بعد مجھکو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ سجدہ سہو عید و جمعہ اور میرے وہ سوالات (جو تحریری مباحثہ کے وقت اثنائے گفتگو میں وہابی دوست نے کہا کہ ہم قرآن و حدیث کے سوائے کسی چیز کو نہیں مانتے۔ اسی وقت میں نے دو سوال قرآن و حدیث سے ثبوت لانے کے تو پیش کئے تھے) کو بھی قرآن و حدیث سے ثابت کرسکتے ہیں۔ مگر ہم کیا کریں کہ وہ قرآن و حدیث کو مانتے ہی نہیں۔ میں یہ سنکر لعنۃ اللہ علی الکاذبین[1] پڑھا۔ اور اطلاع دی کہ آپ کوئی حدیث مفسر اور فی آیت ۱ر انعام دیا جائے گا۔ دو چار روز بعد مولوی عبدالرزاق صاحب مدرس نے بھی کہا کہ وہ لوگ آپ ہی کے گھر میں آکر کل تحریری مناظرہ کرنے کیلئے کہتے ہیں۔ میں بخوشی تمام دن انتظار کرتا رہا۔ آخر عصر کے قریب مدرس صاحب موصوف تشریف لائے پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ شکار کو گئے ہوئے ہیں

سبحان اللہ کیا خوب متبع قرآن و حدیث ہیں۔ انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ وعدہ نص قطعی ہے یا کیا ہے ؎

وعدہ کیا تو کیا مجھے کب اعتبار ہے
سنتے رہے زبان سے تری عمر بھر نہیں

آخر یہی ہوا کہ بعد چند روز کے بیٹے صاحب بھاگ گئے میں نے بذریعہ خط باپ صاحب کو اطلاع دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ آپ [illegible] نے تاریخ مناظرہ ۸ محرم ۱۳۵۳ھ مقرر کیا اور نہ آئے۔ آپ کے صاحبزادہ صاحب کے جانے کی بھی کیفیت معلوم ہوئی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو واقعات اہم اخبار میں شائع کرا دیئے جاویں گے۔ اس پر وہابی صاحب نے ایک لمبی چوڑی تحریر لکھی جس کے چند فقرے ملاحظہ ناظرین الفقیہ کئے جاتے ہیں۔ عبارت اور املا پر غور فرمائیں۔

(۱) آپ نے دعوے میں تقریر فرما رہے تھے (۲) مجھ سے کب سوال کئے گئے۔ پھر کب آپ سے وعدہ کیا آپکے مکان پر آکر مناظرہ کرنے کا گیا۔ یہ صرف جھوٹ ہے۔ (۳) پھر اپنے کو مقلد کہلاتے ہو۔

صاحبزادے نے بھی ایک دور دراز کے مقام پر جاکر خط لکھا۔ اس کے خط سے بھی مشتے نمونہ از خروارے چند فقرے لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) جناب جو عام لوگوں کو خلاف احادیث سمجھا رہے ہیں اور ایک بڑا افترا اور بہتان حضرت امام المحدثین امام بخاری پر کی۔ (۲) وما خلق الذکر والانثی کا لفظ قرآن کی اس آیت میں ہونا ثابت کرتے ہیں (۳) قرآن میں کئی ایسے احکامات ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف جو بعد میں منسوخ کر دیئے گئے۔

یہ ہے وہابی دوستوں کی تحریر جنکو دعوی ہے کہ ہمیں امام کی ضرورت نہیں۔ جبکہ تین ہزار حدیث ازبر ہیں۔ (خدا معلوم یہ بھی کہاں تک صحیح ہے) یہ وہ دوست ہیں جنکو دعوی ہے کہ قرآن و حدیث کا جاننے والا ہمارا برابر کوئی نہیں۔ خدا ان احمقوں سے پناہ میں رکھے

کس نیاید بزیر سایۂ بوم ؎
ور ہما از جہاں شود معدوم

(مرسلہ غلام مصطفےٰ علی صدیقی ساکن حیدرآباد دکن)

---

[1] لعنۃ اللہ علی الکاذبین [2] وادی نے جو خبر دی تھی اسکو [illegible] کیا تھا۔ اس لئے میں نے غلط سمجھا کہ آپ صاحب بھی اس مناظرہ میں شریک ہیں۔

کابل میں نعمت اللہ خان مرتد کی سنگساری

قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئی

اور

مرزائیوں کی گریہ وزاری!

حضرات ناظرین وقارئین کی خدمت میں واضح ہو کہ مرزا قادیانی (غلام احمد) آنجہانی نے اپنی سب سے پہلی الہامی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ سطر ۱۱ میں ایک الہام شائع کیا تھا۔ وہ یہ ہے:-

اول۔ شاتان تذبحان وکل من علیہا فان
"دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائیگا" بلفظہ۔ یہ الہام ۱۸۸۳ء کا ہے۔ اس میں کوئی ذکر نہیں کہ یہ دو بکریاں کس کی ہیں، کون ہیں؟ کہاں ذبح ہونگی، کون ذبح کریگا وغیرہ وغیرہ۔

دوم۔ اس کے بعد جب محمدی بیگم جسکا نکاح مرزا صاحب سے آسمان پر پڑھا گیا تھا۔ اور وہ ۱۸۸۶ء کا الہام اس عالم میں پورا نہ ہوا۔ اور برخلاف اس کے محمدی بیگم کا نکاح آسمانی ٹوٹ کر مرزا سلطان محمد ساکن پٹی کے ساتھ پڑھا گیا تب مرزا جی نے غیظ وغضب میں آکر مرزا سلطان محمد شوہر محمدی بیگم اور اس کے خسر مرزا احمد بیگ کے مرنے کی پیشگوئی کر دی کہ اڑھائی سال میں شوہر محمدی بیگم اور تین سال میں اسکا باپ مر جائیگا۔ اور وہ بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آویگی۔ مگر افسوس محمدی بیگم کا شوہر فوت نہ ہوا۔ بلکہ وہ اس وقت تک معہ اپنی زوجہ محترمہ محمدی بیگم کے زندہ وسلامت موجود ہے۔ اور مرزا جی سولہ سال ہوئے اس دنیا سے اپنی جگہ چل بسے۔ اس الہام میں مرزا جی خود اپنے کذب پر ڈبل مہر لگا گئے۔

سوم۔ اس کے بعد ۱۸۹۶ء کو مرزا جی نے اپنی کتاب انجام آتھم کے ضمیمہ ذمیمہ میں اسطرح لکھا۔

"شاتان تذبحان وکل من علیہا فان" بلفظہ
صفحہ ۵۶ (ترجمہ) دو بکریاں ذبح کی جاویں گی۔ یہاں بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اسکا داماد (مرزا سلطان محمد) ہے"
(بلفظہ صفحہ ۵۶ سطر ۹)

چہارم۔ پھر اس کے بعد ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء کو جب عبداللطیف خوستی حج کرنے کے بہانہ سے اعلیٰ حضرت امیر حبیب اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ شاہ کابل سے اجازت لیکر آیا اور قادیان میں مرزا جی کے پاس جا پہونچا۔ وہاں سے کابل مرتد ہو کر واپس کابل میں پہونچ گیا۔ جب دریافت کرنے پر اس کا مرتد ہونا ثابت ہو گیا بموجب شریعت مطہرہ دیگر قتل اور رجم کیا گیا۔ اس وقت مرزا قادیانی نے وہ اپنا الہام اسطرح پر بدل دیا اور لکھا۔

شاتان تذبحان وکل من علیہا فان
(بلفظہ تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۰)

(ترجمہ) تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائینگی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا۔ یعنی یہ بے گناہ اور معصوم ہونے کی حالت میں قتل کی جائینگی۔ یہ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں محاورہ ہے کہ بے گناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دیجاتی ہے الخ بلفظہ
(صفحہ ۷۱ سطر ۱۱)

پنجم۔ گل دیگر شگفت۔ اس کے اکیس سال بعد قاضی اکمل گولیکی قادیانی نے ایک نظم اخبار الفضل قادیان مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۴ء میں شائع کی ہے جسمیں اس نے مرزا جی اپنے پیغمبر کو کاذب ثابت کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔ شاتان تذبحان کا الہام سبحان نعمت اللہ خان اور عبداللطیف سے پورا ہوا۔ کہ یہ دو بکریاں ذبح کی گئی ہیں۔ اصل عبارت یہ ہے۔

"شاتان تذبحان الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
ہے وحی حق در بارہ شاتان گفتہ تذبحان
ثانی عبداللطیف تو گر سنہ سے بکری
بلفظہ اخبار الفضل مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۴ء جلد ۱۲ نمبر ۲۹
صفحہ اول کالم دوم

یعنی جو الہام شاتان تذبحان مرزا جی کا ہے وہ عبداللطیف اور نعمت اللہ خان پر پورا ہو گیا۔ گویا اس نادان شخص نے مرزا صاحب کو بھی جھوٹا ثابت کر دیا۔

ناظرین باتمکین! ملاحظہ فرمائیے ان تمام تحریری دستاویزات کو کہ مرزا جی نے پہلے تو اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں صرف سادہ الہام شاتان تذبحان دو بکریاں ذبح کیجائینگی۔ پھر ملاحظہ فرمائیے ضمیمہ انجام آتھم کو جس میں یہ دو بکریاں بجرم مرزا احمد بیگ اور مرزا سلطان محمد بنائی گئی تھیں۔ پھر توجہ فرمائیے مرزا جی کی کتاب تذکرۃ الشہادتین کو اس میں یہ دو بکریاں عبدالرحمن اور عبداللطیف قرار دیگئی ہیں۔ اور ترجمہ میں یہ تحریف کی کہ تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کیجائینگی اس کے علاوہ ایک اور مرزا جی کا قابل اور ناواقف حواری ان تمام باتوں کے خلاف آجکل یہ لکھتا ہے کہ یہ دو بکریاں عبداللطیف اور نعمت اللہ خان ہیں۔ اس سے اور بھی الہام کا ستیاناس ہو گیا۔

حضرات! مرزا جی اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین کے **صفحہ ۴۸-۴۷** میں لکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امیر عبدالرحمن خان والی افغانستان علیہ الرحمۃ کے عہد میں میاں عبدالرحمن کو اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر مار دیا گیا تھا جو مولوی عبداللطیف کا شاگرد تھا۔ اس کے دو سال بعد غازی امیر حبیب اللہ خان والی ملک افغانستان علیہ الرحمۃ کے زمانہ میں عبداللطیف ملا خوست رجم کیا گیا اسی واسطے کتاب تذکرۃ الشہادتین لکھی گئی۔ باسر قیمت کوئی شور وشغب یا غیظ وغضب ظاہر نہیں کیا گیا۔ البتہ اعلیٰ حضرت امیر حبیب اللہ خان علیہ الرحمۃ کو بہت بددعائیں دیں اور لکھا کہ ملک کابل تباہ ہو جائیگا۔ دیکھو تذکرۃ الشہادتین کا صفحہ ۷۲۔ مگر مرزا جی کی دعا (وما دعاء الکافرین الا فی ضلال) ردی خانہ میں ڈالدی گئی۔ اور خدا کے فضل سے سلطنت افغانستان کو اسی روز سے روز بروز ترقی ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ خود مختار سلطنت ہو گئی اللھم زد فزد اور خود مرزا جی پانچویں سال اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اور موت بھی۔ یہ ہیں آپ کی بہت ذلت اور عذاب کے ساتھ مرض ہیضہ سے لاہور میں بحالت غربت ہوئی۔ اور ہیضہ کی موت کو خود عذاب کی موت کہا کرتے تھے۔ تاریخ موت بھی "**مرگ قادیانی ہیضہ سے**" ہوئی۔ الغرض مرزا جی کا استعلان بھی ثابت ہو گیا۔

اب ۳۱ اگست ۱۹۲۴ء کو اسی حکم خداوندی کی تعمیل اعلیٰ حضرت دولت افغانستان غازی امیر امان اللہ خان دام ظلہ العالی (خلد اللہ ملکہ) دشمنوں نے نعمت اللہ باغی اور مرتد کو رجم کرنے میں لگی۔ تو قادیانی خلیفہ محمود نے جو لندن کی سیر کو گئے ہوئے ہیں۔ بیہودہ واویلا کیا۔ لیکن مرزا صاحب خود مرتد کی سزا قرآن شریف سے قتل اور اپنے ایسے غلام سے شریروں کا تدارک تلوار سے کرنا تحریر کر کے اپنی امت کا منہ بند کر چکے ہیں جیسے وہ اپنی الہامی کتاب آئینہ کمالات کے صفحہ ۲۶ سطر ۱۰ میں لکھتے ہیں:-

(الف) پہلے وہ زمانے تھے کہ اسلام کی ظاہری تلوار نے

بہت سی فضول بحثوں سے فراغت کر لیتی تھی اور
ظالم اور شریر طبع آدمیوں کے لئے ان کا مناسب
حال تدارک موجود تھا۔ اور عہد نبوت بھی قریب تھا
اور مسلمانوں میں تقویٰ اور طہارت اور سچی ہمدردی
اسلام کی موجود تھی۔ اب یہ سب کچھ نہ رہا دیکھو
ملخصاً۔

(ب) مرزا صاحب آنجہانی نے جب ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی
ان کا مرید خاص مخلص ان سے پھر کر مسلمان ہو گیا۔ اور
اس نے چند امور مرزا صاحب سے دریافت کئے۔ تو اس کے
جواب میں رجوع ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء کو لکھا گیا تھا۔ مرزا
صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو بڑے غیظ و غضب میں لکھا
کہ تم مرتد ہو گئے جس کی سزا اللہ تعالیٰ قتل فرماتا ہے۔ اصل
عبارت یہ ہے:۔

"آپ کے اصول کے موافق لازم آتا ہے کہ دشمن
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ناجی ہیں۔ ماسوا
اسکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے"
ملخصاً الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱ سطر ۱۔

پس بقول مرزا جی آنجہانی کے اعلیٰ حضرت غازی امیر
کابل خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے ظاہری حکم شریعت کی تعمیل
سے ظالم اور شریر طبع نعمت اللہ خان کا مناسب حال
تدارک کر کے فضول بحث و ارتداد کا خاتمہ کر دیا۔ اور سچی
ہمدردی اسلام اور نیز تقویٰ اور طہارت کا ثبوت دیدیا۔
اور مرزا جی کی اپنی تحریر کے مطابق قرآن شریف سے
مرتد کی سزا قتل ہے۔ ظاہر و باہر ہو گیا۔ کہ جو سزا نعمت
اللہ مرتد کو دی گئی ہے۔ وہ عین قرآن شریف اور
حدیث شریف کے ارشاد کے مطابق اور عین موجب
ثواب اور نزول باران رحمت کے سبب میں ہے۔

جب مرزا صاحب قادیانی کا الہام نرا کذب اور افترا علی اللہ نکلا

اب رہا مرزا جی کا الہام اور پیشگوئی شاتان تذبحان
(دو بکریاں ذبح کی جائینگی) باوجودیکہ سب سے پہلی الہامی
کتاب براہین احمدیہ میں جب اس الہام کو لکھا ہے تو
کوئی ذکر نہیں کیا کہ یہ بکریاں کون ہیں کس کی ہیں کہاں
کی ہیں۔ اس کے تیرہ سال بعد ۱۸۹۶ء میں اپنی کتاب
ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۰-۵۵ پر اسی الہام کو مرزا احمد بیگ
اور اس کے داماد مرزا سلطان احمد پر لگا دیا کہ یہی بکریاں
ہیں جو ذبح کی جائیں گی۔ پھر اس کے چھ سال بعد ۱۹۰۲ء
میں جب عبدالرحمن اور عبداللطیف بعہد امیر عبدالرحمن
خان والی امیر حبیب اللہ خان رحمۃ اللہ علیہما قتل اور رجم
کئے گئے تو اس الہام کو ان پر چسپاں کر دیا۔ اور الہام کی
تحریف کر کے یہ لکھ دیا کہ ہماری جماعت کی دو بکریاں
ذبح کی گئی ہیں۔ مگر اب نعمت اللہ تیسرا بکرا یا بکری ذبح
کی گئی جس نے اس الہام کو بالکل غلط ثابت کر دیا۔
جو کسی الہام میں نہیں آیا۔ علاوہ اس کے اخبار مرزائیہ
جماعت لاہوری سے معلوم ہوا کہ کابل میں اور بہت سی
بکریاں ذبح ہو چکی ہیں۔ جن کی بابت پیغام صلح قادیانی
لاہوری میں اسطرح لکھا ہے:۔

"احمدیہ جماعت کو اس افواہ سے بھی بہت صدمہ ہوا
ہے کہ افغانستان کے ایک حصہ میں اس جماعت کو
نہایت بے دردی کے ساتھ نیست و نابود کیا جا رہا
ہے۔ اور کہ افغانستان کے جیلوں میں احمدی کسی پوشیدہ
طریق سے مر رہے ہیں۔ اور کہ احمدیہ جماعت کے
گاؤں علاقہ منگل خوست میں جلا دیئے گئے ہیں
اور وہاں کے باشندوں کو تہ تیغ کر دیا گیا ہے"
(ملخصاً اخبار پیغام صلح ۱۰ ستمبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۵ سطر ۲۴)

پس اس تحریر سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دو بکریوں کا
الہام بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ کیونکہ یہاں کابل میں
تو ایک ریوڑ کا ریوڑ ہی قادیانی ذبح ہو گیا۔ جو کسی الہام میں
آنا بڑا واقع موجود نہیں۔ یہاں الہام مرزا جی اسطرح
ہونا چاہیئے تھا جس میں تاریخ سمت ہجری بھی برآمد
ہوتی۔

جاء السرب فی الکابل تذبحت

۸۱ بکری ۱۹

(کابل میں ایک ریوڑ دنگہ گوسفنداں ذبح کیا جائیگا)
جس کے اعداد جمل بھی بکری سمت کے مطابق ۱۹۸۱
ہوتے ہیں۔

لیجئے! مرزا صاحب کے الہام شاتان تذبحان
(دو بکریاں ذبح کیجائینگی) کا بُری طرح پرخچہ اڑا ہوگیا۔
اور اعلیٰ حضرت شاہ کابل خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کا عمل
شریعت غرا کے مطابق پورا پورا ہو گیا۔ اور نفاذ و اجرائے
حدود شرعیہ کے اجر میں سلطنت کابل اور تمام روئے
زمین پر باران رحمت کا نزول ہو کر تمام اہل اسلام
کے لئے نہایت سرور اور حبور ہو گیا۔ جیسے کہ احادیث
میں وارد ہے۔ دیکھو صحاح ستہ کی کتاب ابن ماجہ کا صفحہ ۱۸
سطر ۲۶۔ (باب اقامۃ الحدود)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے سرزمین کابل میں فقطع دابر القوم
الذین ظلموا (الانعام) قادیانی کافر و ظالم قوم کی
جڑ کاٹ دیگئی پورا ہوا۔

نکتہ:۔ اس آیت شریف کے اعداد جمل ۱۳۴۱ھ ہیں
جو مطابق ہیں عبدالرحمن و عبداللطیف و نعمت اللہ و
ہمہ قوم نادان قادیانی کابل از تیغ بریدہ شدہ کے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

بالآخر ہم تمام مسلمانان پنجاب و ہند اعلیٰ حضرت غازی امیر
امان اللہ خان والئی کابل خلد اللہ ملکہ وحشمتہ وسلطنتہ
کے لئے صدق دل سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تبارک و
تعالیٰ ان کی سلطنت اور ملک میں روز بروز ترقی اور
عمر میں برکت اور تمام اہل اسلام کی نظروں میں عزت
وعظمت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(راقم فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ حسنی حنفی نقشبندی
مجددی مقیم لدھیانہ)

الاسلام دین

([illegible])

اللھم انی اعوذ بک من شر ما خلق ومن شر
حاسد اذا حسد۔ اما بعد۔ حضرات ناظرین الفقیہ
واقف ہونگے کہ سابق میں احقر کا یہ مضمون کہ اسلام
دین ہے۔ اس کو مذہب کہنا قطعاً و اصلاً غلط ہے۔ ۲۰
جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ میں شائع ہوا جس میں مولوی
کفایت اللہ صاحب سے مخاطبہ تھا۔ اور بواسطہ خدا و رسول
مؤدبانہ التماس تھی کہ اگر احقر کے خیالات غلط ہوں تو مستند
فرمائیں۔ اور یہ مضمون جامع الاحکام سعیدیہ کچھ چھ شوال
میں بھی شائع ہوا۔ مگر مولوی صاحب موصوف نے تجاہل عارفانہ
سے کام لیا ہے

ہم ہیں مشتاق سخن اور اس میں گویائی نہیں
اسلئے تصویر جاناں ہم نے کھنچوائی نہیں

محبت الہٰی تو ازسر قائم ہو گئی۔ اگر یہاں جواب نہیں دیتے
تو بروز قیامت پیش پروردگار جواب دہ ہوں گے۔ کیا وہ نہیں
جانتے من سئل عن علم فکتمہ الجم بلجام من النار

ورسول کا دو سطر دیا۔ اس کا بھی کچھ لحاظ نہیں ہوا۔ بعض
کے بہی خواہوں نے کو یہ مضمون سخت گی کی۔ ان کی تشفی رسالہ
جہانگیر مطبوعہ لاہور سے کر دی گئی۔ اس کے علاوہ ۲۔
ذی الحجہ سنہ کے الفقیہ میں ایک مضمون منسوب و منفصل
کے ساتھ شائع ہوا جس میں اسلام۔ دین۔ ملت۔
شریعت اور مذہب کی تعریف کتب معتبرہ تفاسیر وغیرہ
کی گئی۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ اسلام۔ دین۔ ملت۔
شریعت۔ یہ چاروں الفاظ مترادف المعنی ہیں اور ایک کا
دوسرے پر استعمال ہوتا ہے۔ مگر ان چاروں لفظوں کے
لغت میں کسی نے مذہب کو داخل نہیں کیا۔ اور نہ اسکو
کسی لفظ کا مترادف بتایا۔ میرا یہ خیال تھا۔ کہ میرا ان الفاظ
کی جداگانہ تعریف و معانی ملاحظہ فرمانے کے بعد لوگ
حقیقت کو سمجھ لیں گے۔ مگر افسوس کہ تعصب و عناد ان
کے لئے سد راہ ہوا کہ امر حق سے لوگوں نے چشم پوشی
کر کے احقر پر زبان طعن دراز کی۔ بجگہ صاحب در مختار
کا قول مجھ کو یاد آتا ہے ؎

وما انا من کید الحسود بآمن
ولا جاهل یزری ولا یتدبر

عزیزو! قرآن و حدیث میرے گھر کا نہیں ہے۔ میں
ناقل ہوں۔ تمہارے لئے اگر میرا ناقل ہونا باعث منافرت
ہے تو تم براہ راست کتاب و سنت و کتب دینیہ کیطرف
رجوع کر کے اس کی حقیقت و ماہیت کو سمجھو۔ اللہ
یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

احقر کے مضامین کے معارضہ میں بعض گمشدہ
راہ لوگوں نے گمنام ایک مختصر مضمون الفقیہ مجریہ ۲۲۔ ذی الحجہ
میں شائع کرایا۔ مدیر الفقیہ نے اس کا جواب بھی اسی کے
ساتھ شائع فرما دیا ہے۔ جسکا میں ممنون و مشکور ہوں۔
و نیز پرچہ اہل حدیث ۲۹۔ ذی الحجہ سنہ میں بھی کسی
کا مضمون درج ہوا ہے اور وہ بھی گمنام ہے۔ یہ حضرات
حامئی دین اور مرد میدان ہیں جو بے نقاب ہونا نہیں
چاہتے۔ اور نام تک ظاہر نہیں فرماتے۔ فلنعم ما قیل

کیا یہ پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہو ؎
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

ہم بھی گھونگھٹ ان کا نہیں اٹھاتے اور پردہ فاش
نہیں کرتے۔ ہاں یہ یاد رہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

بیرو پردہ نشینی ہو کر ہیں۔ ہم کو میدان کی حاجت
نہیں۔ ہم تو اس بات کے متمنی تھے کہ اگر مفتی صاحب
موصوف میں قوت گویائی نہیں تو کسی با شد تحقیق سے
کام لیتا اور مدلل بدلائل ہماری غلطی ثابت کرتا۔ مگر
صورت واقعہ یہ ہے کہ جیسے ہفوات اہل اسلام کا مجموعہ
جب چھپتا ہے تو بے سمجھے ہنسی مشکل ہذیان کے بلا تدبر
ان حضرات کو ۔۔۔۔ قرآن پاک کی آیتوں میں سے
کوئی آیت میسر نہ ہوئی اور نہ بے شمار احادیث سے
کوئی ٹوٹی پھوٹی کہ ضعیف حدیث بھی ملی اور نہ کتب فقہیہ
سے کوئی روایت ہاتھ آئی۔ جسکو ہمارے معارضہ میں
پیش کر سکتے۔ ہاں اگر اب کسی کو دعویٰ ہو تو فاتوا
بسورة من مثله الایۃ کیجئے مقابلہ میں آیت کے حدیث
کے مقابلہ میں حدیث۔ روایت کے مقابلہ میں روایت
پیش کرو۔ اگر علم کا دعویٰ ہے تو بسم اللہ ع

ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئی

اس پہ چارے اہلحدیث کو شرم نہ آئی۔ کہ مدعی اہلحدیث
ہو کر معارضہ میں کوئی آیت یا حدیث پیش نہ کر سکا
کہ جس سے اس کا دعوی ثابت ہوتا۔ اور آئیں بائیں شائیں
کر کے اہلحدیث کا کالم ناحق سیاہ کیا ذلک مبلغهم من العلم

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں ؎

پس ایسے لوگ جن کی سپر میں چھپ پردہ رہ کر میدان
مناظرہ میں گامزن ہونا چاہتے ہیں۔ کیا انہوں
نے نہیں سنا ہے ؎

قدم رکھنا سنبھل کر خیمہ رندان میں اے زاہد
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

بعض احباب نے اس مخالفت میں نہایت جد و جہد کیا۔
اور جدت طبع کا زور دکھایا۔ بہت کچھ ایران توران کر کے
چند صفحے سیاہ کئے۔ مگر گوہر مقصود ان کے بھی ہاتھ نہ
آیا۔ کہ کوئی آیت یا حدیث یا روایات فقہ و اصول سے
اپنے دعوے کا کچھ ثبوت پیش کر سکتے۔ اور نہ لغت و
اصطلاح فقہاء سے دکھلا سکے۔ پس یہ تو سب کے
نزدیک مسلم ہے کہ ع

دعوے بلا دلیل قبول خرد نہیں!

ہمارے دعوی کی بنیاد منقولات پر ہے کما ینبغی۔ نہ
معقولات پر۔ جو لوگ مرد میدان تھے ان کو لازم تھا کہ
اپنے اثبات مدعا کو دلائل نقلی کتاب سنت دیگر کتب
دینیہ سے پیش کرتے۔ بالفرض والمحال دلائل نقلی مفقود
و معدوم ہوں تو ہمکو اس کی پرواہ نہیں۔ ادلہ عقلیہ
کافی و بس ہیں۔ آپ اگر دلائل عقلی سے معارضہ کرتے
ہیں تو دلائل نقلی کے معارضہ میں کیا پیش کیا۔ اور اپنے
دعوے کا کیا ثبوت دیا۔ کیا دینداری اسی کا نام ہے کہ
قرآن و حدیث و اصول دین سے اعراض و روگردانی
کر کے دلائل عقلی سے کام لیا جائے۔ اور ضلوا و اضلوا
کا مصداق بنایا جائے ع

دین فقہ است و تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

باوجود کد و کاوش کے یہ لوگ دلائل مستحکم جب پیش نہ
کر سکے تو حجت الہی اون پر قائم ہو چکی فماذا بعد
الحق الا الضلال۔ الغرض ہم اپنے دوستوں کو
کتب دینیہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ غور کریں
اور سمجھیں۔ احقر نے کوئی نئی بات نہیں لکھی ہے۔ جسپر
قیام دین ہے۔ کتاب و سنت ہی پیش کی ہے ؎

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ ام
آنچہ استاد ازل گفت ہماں می گویم

اتمام حجت

ناظرین کرام! احقر کے اس مضمون کو جو ۱۴۔ ذی الحجہ
سنہ الفقیہ کے نمبر ۱ میں شائع ہو چکا ہے پیش نظر
رکھتے ہوئے مضمون ہذا بہ ذیل کو ملاحظہ فرمائیں۔
الفقیہ مذکور میں متعدد آیتیں مع تفسیر اور حدیث جبرئیل
و روایات فقہیہ وغیرہ ہدیہ ناظرین ہو چکی ہیں۔ مزید برآں
یہ ہے۔ کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری
سے بروایت ابوہریرہ مرفوعاً نقل کیا ہے۔ کہ فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انا معاشر الانبیاء دیننا
واحد یعنی اصلہ وهو التوحید وما یتعلق بہ (شرح
فقہ اکبر صفحہ ۱۵۱)
یعنی ہم گروہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دین ہم
سب کا ایک ہے یعنی اصل دین کی توحید اور جو کچھ اس
کے متعلق ہے وہ ایک ہی ہے۔ و نیز وارد ہے۔
الانبیاء اولاد علات امهاتهم شتی و دینهم
واحد۔ ان اصل دینهم واحد وهو التوحید
وفروع شرائعهم مختلفة (سراج المنیر شرح جامع
صغیر صفحہ ۱۹۲) یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مثل

علاتی بھائیوں کے ہیں۔ مائیں ان کی مختلف ہیں، اور دین ان سب کا ایک ہی ہے، اور وہ توحید ہے اور ان کی شریعتوں کے فروعات مختلف ہیں۔ نیز مروی ہے۔ ان الدین عند الله الاسلام (تفسیر سراج المنیر ص۲۰۲) یعنی دین اسلام اصلی والا دین ہے۔ اسی طرح وارد ہے۔ ان الدین النصیحة (۰۰ ص۔) ف الغرض حدیثوں میں اسلام کو دین ہی فرمایا ہے اور شارحین نے دین کو اسلام ہی لکھا ہے کیونکہ اسلام کو مذہب نہیں کہا ہے اور نہ حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ حدیثوں کی تحقیق کرنے والا طالب اس سے زیادہ معلوم کر سکتا ہے۔

اب فقہائے کرام کے اصول کو ملاحظہ فرمائیں۔ حموی شرح اشباہ والنظائر میں ہے:۔

المذهب لغة موضع الذهاب وهو الطريق ثم نقل منه الى الاحكام الشرعية الاجتهادية التي هي طريق المجتهدين يمرون عليها باقدام عقولهم المراجعة لتحصيل الظن بها واما معناه في العرف هو ما اختص به المجتهد من الاحكام الشرعية الفرعية الاجتهادية المستفادة من الادلة الظنية وهذا يشتمل جميع مذاهب المجتهدين انتهى

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ لغت میں مذہب جانے کی جگہ اور راہ کو کہتے ہیں۔ پھر یہ منتقل ہوا احکام شرعیہ کی طرف جو احکام اجتہادیہ ہیں۔ جو طریقہ ہے مجتہدین کا کہ چلتے ہیں اس پر دلائل عقلیہ اجتہادیہ سے ولیکن اس کے معنے عرف و اصطلاح فقہا میں مخصوص ہیں مجتہدین کے ساتھ احکام شرعیہ فرعیہ اجتہادیہ میں جو مستفاد ہے ادلہ ظنیہ سے اور یہ شامل ہے جمیع مذاہب مجتہدین کو:

ف۔ عبارت مذکورہ سے مثل مہر نیمروز کے آشکارا ہے کہ مذہب نام ہے مسائل اجتہادیہ کا۔ مجھے افسوس ہے ان ارباب علم و دانش پر جن کے پیش نظر ایسی صاف و صریح عبارتیں ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھتے اور ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔ اس عبارت سے لغت و اصطلاح دونوں کا فیصلہ ہو گیا کہ مسائل اجتہادیہ کا نام مذہب ہے۔ وھو المدعی۔

اس سے بھی زیادہ صاف اور صریح عبارت ملاحظہ کیجئے:۔

الدين منسوب الى الله تعالى لانه واضعه والمهدي عو اصحاب العقول الى قبول ما هو عند الرسول والملة الى النبي والمذهب الى المجتهد (مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر ج۱ ص۳)

یعنی دین منسوب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اس لئے کہ اس کا واضع خدا پروردگار ہے (الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ) اور ملت منسوب ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کی طرف (ملۃ ابیکم ابراہیم ونحو من الآیۃ) اور مذہب منسوب ہے مجتہدین کی طرف کما عرفت آنفا فتدبر ایها الشفیق ولا تکن من الجاهلین۔

ف۔ پس یہی ہمارا مذہب ہے اور اسی کو ہم حق جانتے ہیں۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ اس کے خلاف کو ہم باعث جہالت و ضلالت جانتے ہیں۔ اسلئے کہ علمائے کرام نے اس کی تصریح فرما دی ہے۔ چنانچہ قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی مکائد وہابیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ وہابیوں کا اپنے تئیں مانند روافض کے محمدی کہنا اور دین محمدی کو مذہب حنفی کی قرار دینا (کشف الحجاب ص۔) وایضاً جب ان کا مذہب پوچھئے محمدی بتاتے ہیں۔ یہی قول روافض کا ہے کہ مذہب اور دین کو ایک جانتے ہیں (ص۔)

ف۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ مذہب اور دین کو ایک جاننا یہ علامت ہے وہابیت کی۔ ایسا ہی فرمایا حضرت مولائی و مرشدی جناب مولوی محمد رضا علی صاحب نے۔ نور الله مضجعه وافاض علینا برکته۔ اور یہی میرا مذہب ہے۔ کہ دین کو مذہب کہنا شیوہ وہابیت ہے ~

گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

تنبیہ:۔ احقر کے رسالہ تنظیم الاحکام فی رد تعلیم الکلام کے متعلق علمائے کرام و فضلائے عظام کی ۲۵-۳۰ تقریظیں موصول ہو چکی ہیں (جو عنقریب طبع ہو کر ہدیہ ناظرین ہونگی) کسی بزرگ نے اس کے خلاف ظاہر نہ فرمایا۔ بلکہ حضرت قاضی فضل احمد صاحب مجدد نے اپنے رسالہ خالص عقیدت الاسلام میں اور جناب مولانا سید شمس الدین اشرف محدث کچھوچھہ شریف نے اپنی تقریظ میں احقر کی تائید و مخالف کی تردید نرالی ہے۔ باوجودیکہ بدلائل شرعیہ احقاق حق ہو چکا۔ اگر کوئی ہندو ہٹ پہ اڑا رہے اور قوانین شرعیہ کا لحاظ نہ کرے تو اس کا کیا علاج ہے۔ ~

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے!
حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست

بعض حضرات نے معارضہ میں دلائل عقلی پیش فرمائے ہیں تاوقتیکہ اثبات مدعا کے لئے دلائل نقلیہ چند پیش فرمائیں وہ قابل کلام و خطاب نہیں۔ کیونکہ احکام کے دعوے کی بنیاد مجرد عقلی قیاس پر نہیں ہے بلکہ ادلہ شرعیہ پر ہے۔ پس مجرد دلیل عقلی پیش کرنا مخالف کے عجز و قصور کی دلیل ہے۔ اور اس کے مصداق ہے ~

اذا یلبس الانسان طال لسانه
کسنور مغلوب یصول علی الکلب

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا بحق حبيبك سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم تسليما كثيرا۔ والحمد لله رب العالمين وانا العبد الضعيف العاصي محمد حبيب الله الحنفي الهنادسي۔

ایمان القرآن
پر
ایک شبہ اور اس کا ازالہ

الحمد لله وکفی وسلام علی عباده الذین اصطفی۔ معزز ناظرین! مخالفین اسلام کی جانب سے ایمان القرآن پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ نئے نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے جوابات امام رازی و علامہ ابن قیم کی تصانیف میں موجود ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ اعتراض ان سے پہلے ہی پیدا ہو چکا تھا۔ مگر یہ نکتہ قابل غور ہے کہ متقدمین مفسرین کے زمانہ میں اعجاز بغیر عقلی دلیل کے تسلیم کئے جاتے تھے) یہ اعتراض پیدا نہیں ہوا تھا جسکی وجہ غالباً یہی تھی کہ وہ لوگ چونکہ ادیبانہ مذاق رکھتے تھے۔ اور فصاحت و بلاغت پر دل و جان سے شیدا تھے اسلئے

ن القرآن کی بلاغت پر اعتراض کرکے اپنی بلاوت دنیا
مشہور نہیں کرنا چاہتے تھے۔ خود زمانہ جاہلی رسالت
صلعم میں جب کہ اہل عرب اپنی زبان دانی اور فصاحت
اعت کے مقابلہ میں تمام دنیا کو عجم سمجھتے تھے اور
ن حکیم جیسی فصیح و بلیغ کتاب پر بھی اعتراض کئے
یرہ رہے لیکن ایمان القرآن پر انہوں نے بھی
اعتراض نہیں کیا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ قسمیں قرآن میں کیوں کھائی گئی ہیں
لانکہ قسم کھانی ایکطرح کی کمزوری ہے چنانچہ خود قرآن
ں ہے۔ لا تطع کل حلاف مہین۔
اور قسم وہ کھایا کرتا ہے جسکی بات پر اعتماد نہ کیا جائے۔
اگر قسم کھائی جائے تو کسی عظیم الشان چیز کی ہونی
یئے۔ حالانکہ قرآن حکیم میں جن چیزوں کی قسم کھائی
ی ہے وہ اکثر حقیر اور ذلیل اشیاء ہیں۔ مثلاً تین
ور زیتون وغیرہ۔

اور قسمیں اکثر ایسے امور پر کھائی گئی ہیں جو نہایت
تم بالشان ہیں مثلاً قیامت کا اثبات رسول کی
صدیق وغیرہ اور ظاہر ہے کہ ان کو دلیل سے ثابت
ا چاہیئے نہ قسم سے مزید براں یہ قسمیں فضول بھی ہیں
ونکہ مخالف پر تو قسم کھانا حجت نہیں ہو سکتا۔
یونکہ وہ طالب دلیل ہے اور متبعین کو یقین دلانے
ے لئے محض کہہ دینا کافی ہے۔

حقیقۃ الامر یہ ہے کہ اکثر لوگ قسم کے مضمون
سمجھنے کے باعث مطلب سے دور جا پڑتے ہیں۔
ران کے دلوں میں شبہات رقیقہ نے گھر کر لیا ہے
لیکن قسم کے جو معنے ہم بیان کرتے ہیں اس سے
سب اعتراضات ادنیٰ تامل کے ساتھ رفع ہو جاتے
ں۔ وھو ہذا۔

اپنے و نیز عربی زبان کے محاورات میں غور و تامل
رنے سے یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ قسم ایک طرح
شہادت ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم اردو میں روزمرہ کے
حاورات میں کہتے ہیں کہ "خدا شاہد ہے" جو قسم کا
مرادف ہے۔ اور عربی میں کہا جاتا ہے۔ واللہ
لی ما نقول شہید۔

پس جسطرح ایک شاعر اپنے قصیدے کو اپنے
ال شاعری کے ثبوت میں اور ایک خوش نویس اپنے
و ہوئے قطعات کو اپنی خوشنویسی کے ثبوت میں

پیش کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں
کی قسم کھائی ہے جنپر غور کرنے سے انسان خدا کی
صنعت و کاریگری کا قائل ہو سکتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ ایمان القرآن کا مطلب صرف اتنا
ہی ہے کہ جن چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ حق تعالیٰ
ان کو غور و تدبر کرنے کے واسطے شہادت میں پیش
کرتا ہے۔ تاکہ اس کی مخلوق میں سے ادنیٰ اور اعلےٰ
چیز پر غور کرکے ہم اپنا ایمان اور یقین کو درست کر سکیں
یہیں سے یہ بات بھی ظاہر ہو گئی کہ جس چیز کی قسم کھائی
جاتی ہے۔ اس کا عظیم اور عجوبہ ہونا ضروری نہیں بلکہ حقیقت
یہ ہے کہ مقسم بہ کا صرف نفس مدعا پر دال ہونا ضروری
ہے پس انجیر اور زیتون کی قسموں کا (جو قرآن میں
وارد ہوئی ہیں) صرف اسی قدر مطلب ہے کہ اللہ
تعالیٰ کی خالقیت کے ایک شعبہ کی طرف انسان کو
متوجہ کرتی ہیں۔ چاند سورج زمین۔ آسمان اور گھوڑے
وغیرہ کی قسمیں (جو قرآن میں وارد ہوئی ہیں) سب ایسی چیزیں
ہیں۔ کہ اگر انسان انپر غور کرے۔ تو حق تعالیٰ کی کمال
تدبیر کا یقیناً معترف ہو جائے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ انسان کے
سامنے اپنی بعض مخلوقات کو شہادت میں پیش کرکے
ان کے اندر غور و تامل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تاکہ انسان
ضعیف البنیان اس کی عظمت و جبروت کا معترف
ہو کر اپنی قوت ایمانی کو پایۂ تکمیل تک پہونچائے اور
اس کے ماسوا کسی باطل معبود کے سامنے اپنی گردن
نیاز خم نہ کرے۔ چنانچہ سورۂ عصر میں زمانہ کی قسم کھاکر
اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ "زمانہ شاہد ہے اس بات
پر کہ بیشک انسان ٹوٹے میں ہے" جس کو دوسرے
لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ "تاریخ عالم گواہ ہے
کہ انسان نقصان میں ہے" یعنے اے انسان اگر تو
دنیا کی موجودہ اور گذشتہ تاریخ کا مطالعہ کرے اور
اقوام عالم کے عروج اور تنزل میں غور کرے تو معلوم
ہو جائے گا۔ کہ تو خسران میں ہے۔

اور سورہ عادیات میں گھوڑے کو شہادت میں پیش
کرکے یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ اے ناشکرے انسان!
ذرا ان فرمانبردار گھوڑوں میں غور کرو۔ جو اپنے مالک
اور آقا کو اپنی پشت پر سوار کرکے میدان جنگ میں لیجاتے
ہیں جہاں وہ اپنی آنکھوں سے برچھیوں اور تلواروں کی

چمک کو دیکھتے ہیں۔ اور اپنے کانوں سے بندوقوں اور
توپوں کی خوفناک آواز کو سنتے ہیں۔ اور حتیٰ کہ بوقت
خود زخموں سے چور ہو کر اپنے مالک کو پشت سے گرا کر
بھاگ نہیں جاتے بلکہ آخر دم تک اس کا ساتھ دیتے
ہیں۔ اور دشمنوں کے حملوں سے بچا کر اس کو غالب
اور فتحیاب کرتے ہیں۔ لیکن اے انسان تو اشرف
المخلوقات ہونے کے باوجود بھی اپنے مالک اور مربی
حقیقی کا ناشکر گذار ہے۔ اور اس کی نعمتوں کا
کفران کرتا ہے۔ ذرا اس حیوان کی حالت پر غور کرکے
عبرت اور نصیحت حاصل کر!

اور سورہ تین میں انجیر، زیتون، پہاڑوں والے
پہاڑ اور بلد امین یعنی مکہ معظمہ کی قسم سے اپنی ان چار
زبردست نعمتوں کو انسان کے غور کرنے کے واسطے
پیش کیا ہے۔ تاکہ حق تعالیٰ کی ان نعمتوں میں تدبر
و تفکر کرکے اپنے آپکو پہچانے اور اپنی قوت ملکی کو
قوت بہیمی پر غالب کرے۔ فقط

(محمد اسمٰعیل سنبھلی نعمانی)

فتاوے

سوال نمبر ا۔ ایک شخص نے سوال کیا ہے کہ جناب
سلطان دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا رسول اللہ
کیوں پکارتے ہو۔ اگر آپکو حیات النبی مانتے ہو تو
قرآن شریف یا احادیث صحیحہ سے کیا دلیل رکھتے ہو۔
علاوہ ازیں "یا شیخ عبدالقادر جیلانی" کیوں کہتے ہو
اس کی دلیل کیا رکھتے ہو۔ براہ کرم واحقر نوازی کے
سوال بالا کے جواب باصواب سے آگہی بخشیں۔

(خاکسار راز محمد شاہ سنی حنفی قادری نقشبندی مجددی)

جواب نمبر ا۔ ہم اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات النبی ہیں۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولا تقولوا
لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن
لا تشعرون (بقرہ) اسی طرح سورۂ آل عمران میں ہے
یہ دونوں آیتیں شہداء کے حق میں ہیں اور یہ ظاہر
ہے کہ شہداء سے انبیاء افضل ہیں اور ہمارے آقا و
نامدار حبیب کردگار نبی الانبیاء اور سید الانبیاء ہیں

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور مومنین کے حق میں کلام الٰہی یوں ہے۔ سواءً محیاھم ومماتھم (الخ) ان کا مرنا جینا برابر ہے۔ اور انبیاء مومنین سے افضل ہیں اور ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ ویکون الرسول علیکم شہیداً۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی صفحہ ۳۵۵ میں فرماتے ہیں:

"وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ متدین بدین خود" الخ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے حال پر مطلع ہیں اور یہ زندوں کا کام ہے۔ اگر آپ کو ہمارے حالات سے آگاہی نہ ہو۔ تو حضور کیسے شہادت ادا فرمائیں گے۔ فافہم ولا تکن من المنکرین۔

احادیث: ابن ماجہ صفحہ ۱۱۹ میں ہے:۔

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔ اسی طرح صفحہ مذکور میں یہ حدیث پاک موجود ہے۔ اور اس کے بعد یہ لفظ مبارک ہیں۔ فنبی اللہ حی یرزق۔ یعنی فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام پاک کو کھائے۔ پس نبی اللہ زندہ ہیں۔ ان کو روزی دیجاتی ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:۔ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔ یعنی انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مررت بقبر موسیٰ فاذا ھو فیہ قائم یصلی۔ معراج کی رات کو میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گذرا۔ دیکھا کہ نماز میں کھڑے ہیں۔

الحاصل جب مومنین شہداء انبیاء زندہ ہیں تو ان کو لفظ یا سے پکارنے میں کچھ شرعاً ممانعت نہیں جیسا کہ صلحائے امت کا حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک سے اس وقت تک یہی دستور چلا آیا ہے۔ اور قیامت تک رہیگا۔

سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا۔ کہ مصیبت کے وقت جو شخص یا رسول اللہ۔ یا علی۔ یا شیخ عبدالقادر کہے۔ کیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہ؟ تو آپنے جواب دیا کہ اولیاء اللہ سے استغاثہ اور ندا اور توسل امر مشروع اور شئی مرغوب ہے۔ اس کا انکار مکابر یا معاند جو اولیاء کرام کی برکات سے محروم ہے وہی کریگا۔ آپ کے فتاویٰ میں ہے

سئلت عمن یقول فی حال الشدۃ یا رسول اللہ او یا علی او یا شیخ عبدالقادر مثلاً ھل ھو جائز شرعاً ام لا اجبت نعم الاستغاثۃ بالاولیاء ونداءھم والتوسل بھم امر مشروع وشیٔ مرغوب لا ینکرہ الا مکابر او معاند وقد حرم برکۃ الاولیاء الکرام انتہی۔

عاقل کے لئے یہی مختصر کافی ہے تفصیل کے لئے دیکھو ضرب القادر علی راس من ینکر من قول شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی۔ فقط۔

ھذا عندنا واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ ابو رشید محمد عبدالعزیز عفی عنہ خطیب و امام جامع مسجد مزنگ لاہور۔

سوال نمبر ۲۔ ایک شخص باوجود اہل سنت جماعت ہونیکو جماعت کو چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھتا ہے۔ آیا ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ جبکہ امام میں کوئی نقص شرعی بھی ثابت نہ ہو۔

جواب ۲۔ ایسے شخص کی نماز ناقص ہے کیونکہ جماعت سنت مؤکدہ ہے اور بغیر جماعت نماز پڑھنے والے کی سیرت منافقانہ ہے۔ ہدایہ باب الامامت میں ہے الجماعۃ من سنن الھدیٰ لا یتخلف عنھا الا منافق (صفحہ ۱۰۱)

سوال نمبر ۳۔ ایک شخص امور متنازعہ میں اس بات کا قائل ہو کہ ان متنازعہ کے متعلق شرع دین محمدی جو کچھ حکم دیوے منظور کرنیکو تیار ہوں۔ وغیرہ۔ بعد فیصلہ مفتیان یہ ثبت حدیث صریح انکار کر دے کہ میں نہیں مانتا۔ ایسا شخص کون ہے؟ بینوا وتوجروا۔

جواب نمبر ۳۔ ایسا شخص جہنمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم وساءت مصیراً۔ (ترجمہ) جو رسول اللہ صلعم کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دینگے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (کنز الایمان)

سوال نمبر ۴۔ اذان بغیر وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۴۔ اذان باوضو کہنا مستحب ہے مگر کسی نے بے وضو کہدی تو جائز ہے۔ فان اذن علی غیر وضوء جاز (جوہرہ نیرہ صفحہ ۴۲)

سوال نمبر ۵۔ زید نے ۱۰ یا ۹ برس عمر کی ایک لڑکی کا نکاح کیا۔ اور بعد چند روز تین طلاق دیدیا۔ خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی۔ پھر بھی زید یا بکر مطلقہ کے نکاح کرنیکا ارادہ کیا۔ کیا اس طلاق کی عدت ہے یا نہیں؟ اور بدون تحلیل نکاح صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب نمبر ۴۔ اس طلاق کی عدت تین ماہ ہے ہدایہ صفحہ ۴۲۳ میں ہے۔ وان کانت ممن لا تحیض من صغر او کبر فعدتھا ثلثۃ اشہر۔ یعنی جس عورت کو بوجہ صغر سنی یا بڑھیا ہونے کے حیض نہ آئے اسکی عدت تین ماہ ہے۔ بغیر حلالہ کے نکاح نہیں ہو سکیگا۔ لا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ۔

سوال نمبر ۵۔ بہاولپور میں ایک مولوی صاحب نے درخواست شکایتی ایک معززہ پر اس مغالطہ سے دستخط کئے کہ دستخط کنندگان نے کہا کہ یہ درخواست فلاں چندہ کے برخلاف ہے۔ مولوی صاحب مذکور نے بلا پڑھے دستخط کر دیئے (اس کو وہ بھی جانتے ہیں اور مانتے ہیں) پھر اصلیت کے انکشاف پر مولوی صاحب نے ان سے اول درخواست مطالعہ کے لئے مانگی۔ انہوں نے اثبات کے بعد انکار کیا۔ تب وہ مولوی صاحب اس دستخط سے بریت اختیار کر کے جسکی شکایت کیگئی ہے اس سے اعتذار پیش کرنے کے علاوہ علماء سے التماس کرتے ہیں کہ کیا یہ میری بریت درست ہے؟ علیٰ ہذا القیاس ان کے چچا صاحب سے بھی یہی تو بعینہ پیش آیا۔ جلدی میں انہوں نے بھی دستخط کئے ہیں۔ اب وہ بھی بریت اختیار کرتے ہیں۔

(مرسلہ غریب غلام قادر حنفی القادری الرضوی۔ از بہاولپور)

جواب نمبر ۵۔ درست ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

(مفتی ابو رشید محمد عبدالعزیز عفی عنہ خطیب و امام جامع مسجد مزنگ لاہور)

...یرِ اسلام کی ضیا کاریاں

عقیدتمندانِ درگاہ علیپوری کی سرگرمیاں

کارگذاری گذشتہ پندرہ روزہ سے واضح ہوتا ہے کہ مختلف اقوام کے حسب ذیل ۴۹ اشخاص نے جن میں عیسائی، ہندو، بٹوال اور اتل الکری اچھار شامل ہیں کفر و باطل سے نفرت و توبہ کرکے بخوشی خاطر خدام الصوفیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالےٰ استقامت نصیب کرے۔ آمین۔

نام بقید سکونت	عمر	قوم	اسلامی نام	نام جس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا
جگنا رام علاقہ جموں	.	آریہ ہندو	عبدالرحمٰن	مولانا مولوی
منگل سیالکوٹ	.	میراثی	غلام محمد	امام الدین صاحب
ھگو "	.	چمار	عبداللہ	رائے پوری
جگیشر جموں	۱۵ سال	بٹوال	عبداللہ	مولوی محمد حنیف صاحب
مسماۃ کرمی "	.	"	کرم بی بی	"
جگت رام "	.	برہمن	فضل دین	"
کرامت سیالکوٹ	۲۵ سال	میراثی	نور محمد	منشی عبدالعزیز صاحب
مسماۃ رجاں "	۲۰ سال	"	عائشہ	
" فاطو "	۱۸ سال	"	نور فاطمہ	"
گلاب "	۲۵ سال	"	نواب دین	"
مسماۃ ریشم "	۲۰ سال	"	ریشم بی بی	"
منگا "	۳۰ سال	بٹوال	عبداللہ	"
دت "	۳۰ سال	"	اللہ دتہ	"
منگو "	۳۰ سال	"	غلام رسول	"
مسماۃ نتھو "	۲۰ سال	"	رحیم بی بی	"
مسماۃ ریشم "	۱۶ سال	"	ریشم بی بی	"
دیداں "	۲۰ سال	"	محمد شریف	"
جیواں "	۲۰ سال	"	مسماۃ جانا بی بی	"
مسلہ "	۵۵ سال	ہندو	احمد علی	"
بھگت رام "	۲۵ سال	"	غلام رسول	"
مسماۃ مہراں "	۲۰ سال	ڈوگرہ	حاکم بی بی	"
جگن ناتھ "	۲۵ سال	برہمن	دین محمد	"
مسماۃ برکتی "	"	بٹوال	برکت بی بی	"
سوہنا "	۲۰ سال	"	ابراہیم	"
سردار "	۱۲ سال	"	اسمٰعیل	"

نمبر شمار	نام بقید سکونت	عمر	قوم	اسلامی نام	جس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا
۲۶	درگاہ دہن علاقہ سیالکوٹ	۱۸ سال	برہمن	محمد دین	منشی عبدالعزیز صاحب
۲۷	میلا رام "	۱۵ سال	"	احمد دین	"
۲۸	ہرو مل فرخ آباد	۱۶ سال	کھتری	عبداللہ	مولوی حسن احمد صاحب
۲۹	مسماۃ کوسیلا "	۱۴ سال	"	زینب	"

العارض

(محمد حفیظ الدین ناظم خدام الصوفیہ دفتر آگرہ رکاب گنج)

اظہارِ ناراضگی

جمعیۃ المومنین کلکتہ کا یہ جلسہ موجودہ مدیر زمیندار کی اس ناجائز نفاق انگیز و لغو تحریر پر جو اس نے ۸ دسمبر ۳۳ء کی اشاعت میں بہ تحت عنوان اکابر و جولاہے "و مومن" "قوم مومن" کے متعلق شائع کی ہے۔ اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور آیت قرآنی ولا تنابزوا بالالقاب الخ کے ماتحت مدیر کی اس حرکت مذبوحی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مالک اخبار کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ جلد از جلد کروڑوں مومنین کے جذبات کو ملحوظ رکھکر ان کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرے۔"

(عبدالرحیم بی اے۔ ناظم جمعیۃ المومنین۔ کلکتہ)

عالم کامل و واعظ اکمل بننا چاہو تو ماہوار رسالہ

شریعت

چندہ سالانہ ۲ر — نمونہ مفت نہیں

خریدو! جو معمولی اردو خوان کو قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر بلا مدد استاد سکھاتا ہے۔ لفظ لفظ کی تشریح استاد سے بڑھکر سمجھاتا ہے۔ جس میں ربط آیات۔ شان نزول۔ لفظی ترجمہ۔ بامحاورہ ترجمہ۔ تفسیر۔ حکم آیت۔ فصاحت۔ بلاغت۔ شبہات کا رد۔ صرفی و نحوی تحقیق۔ احکام فقہی۔ خواص آیات۔ عملیات۔ محکم و متشابہ۔ ناسخ و منسوخ۔ وغیرہ وغیرہ امور والی بے نظیر جامع تفسیر کتابی صورت میں شائع ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں حدیث۔ اصول حدیث۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ استفتاء و فتوے۔ طب۔ صنعت و حرفت وغیرہ وغیرہ مضامین نظم و نثر ہوتے ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ سے عمدہ۔ ادنیٰ سے ادنیٰ علمیت والوں کے لئے بھی مفید۔ ہر رنگ سے رنگین۔ جامع قابل دید۔

چندہ سالانہ معمولی صرف دو روپے آٹھ آنہ بذریعہ منی آرڈر۔ نمونہ کے لئے ۴ر کے ٹکٹ ارسال کیجئے مفت نہیں ملیگا۔ ماہ جون سے شائع ہو رہا ہے۔ نصف رسالہ میں تفسیر ہوتی ہے! نصف میں باقی مضامین۔ جلدی کیجئے ورنہ تفسیر ہاتھ سے جائیگی۔ ترسیل زر و خطوط بنام

شبلی زیدکوٹی مینیجر رسالہ شریعت کمتر ضلع فیروزپور پنجاب

ضرورت!

ایک خالص مخلص حنفی قادری زمیندار جنکی عمر تقریباً ۵۰-۵۵ سال کی ہے اور ایک ہزار بیگہ زمین اور پانچ مربعے بھی ہیں۔ اس کے لئے ایک خوبصورت خوب سیرت لڑکی باکرہ سنیہ سلیقہ والی نیک خاندان کی اگر زراعت پیشہ ہو تو بہتر ورنہ جس شریف قوم کی ہو ضروری ضرورت ہے۔ پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں:۔

(ابو رشید محمد عبدالعزیز عفا اللہ عنہ خطیب و امام مسجد جامع۔ ملک سردار خاں مرحوم۔ مزنگ لاہور)

احناف کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اخبار الفقیہ ترقی اشاعت میں مدد دیکر ثواب دارین حاصل کریں۔ (مینیجر)

مذہبی تبلیغ کا بہترین صحیفہ حیرت انگیز تاریخی واقعات کا آئینہ علمی مضامین کا قیمتی خزانہ نثر و نظم کا دلچسپ نمونہ علمی معلومات کا مفید مجموعہ کثیر الاشاعت مقبول اور گلہائے گوناگوں کا ہندوستان بھر میں واحد گلدستہ

"الکمال"

جو عرصہ سے ملک و قوم کی خدمت کر رہا ہے اور ۷۰۰ صفحات سالانہ پیش کرنیوالا ہمیشہ باقاعدہ طور پر شائع ہوتا ہے۔

قیمت سالانہ تین روپیہ نمونہ مفت طلب کریں۔

پتہ:۔

مینیجر رسالہ "الکمال" لاہور

رجسٹرڈ ... یو۔پی

شاندار ...

القصیدۃ الیوسفیہ بقاری القصیدۃ الغوثیہ } شارح نے پہلے قصیدہ غوثیہ ... ہر ایک شعر کی پوری تشریح کر دی ہے۔ اور شارح نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ قصیدہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ خوشخط۔ کاغذ نہایت عمدہ۔ قابل دید قیمت ۸ر

فیصلہ علم غیب } اس چھوٹے سے رسالہ میں نہایت حکیمانہ اور منصفانہ فیصلہ مسئلہ علم غیب کا کیا گیا ہے جو قابل ملاحظہ ہے قیمت ۸ر

ضروری مسائل رمضان المبارک } روزے کی فضیلت اور تاکید اور رمضان کی بزرگی میں نہایت عمدہ دلائل دیئے گئے ہیں۔ ۲ر

الکتاب المجید فی وجوب التقلید } اس میں تمام دنیا کے وہابیوں کے اعتراضات کا عقلی اور نقلی دلائل سے جواب دیا گیا ہے قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

روضۃ الانبیاء یعنی قصص الانبیاء } اس میں تمام انبیاء علیہم السلام یعنی آدم سے تا رسول اللہ صلعم تک اور رسول اللہ صلعم کے بعد تمام جنگوں کا ذکر تفصیل وار معہ حالات امام احمد حنبل یکجا درج ہیں۔ قیمت ۱۲

تذکرۃ الاولیاء اردو } اس مبارک کتاب میں بڑے بڑے اولیاء کرام کے مفصل سوانح زندگی اور حالات مبارکہ درج ہیں جنکی مفصل کیفیت دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے قیمت ۱۲

اردو لغات فیروزی } اس میں تمام اردو الفاظ کے معنے انگریزی کتھریل کی مانند درج ہیں۔ نہایت عام فہم اور آسان ہے۔ حجم ... صفحات قیمت ۱۲

عربی لغات فیروزی مکمل } جس میں عربی الفاظ کے معنے اردو زبان میں درج ہیں اور اردو کے عربی زبان میں لکھے ہوگئے ہیں اور الفاظ عربی کی ترتیب مکمل (جلد اول) انگریزی ڈکشنری ... والے کو پوری ... کے قیمت ...

لغرا... ... کے معنے نہایت تحقیق سے ... بیان کئے ہیں بغرض ... صرف و نحو عربی کی مختصر مگر اصول و قواعد بھی درج کئے گئے ہیں اردو خوان اصحاب بغیر مدد استاد کے عربی زبان سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں قیمت عاً

اخبار الفقیہ امرتسر نمبر ایل ۱۱۱۹

گلدستہ مناقب غوثیہ بمعہ شجرہ شریف } یہ رسالہ پنجابی زبان میں نہایت اعلےٰ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کیا گیا ہے قیمت ۳ر

مسائل الزکوٰۃ } مسئلہ زکوٰۃ کی تحقیق نہایت شرح و بسط سے اس کتاب میں درج ہے۔ قیمت ۲ر

اسماء الحسنیٰ } اس میں باری تعالیٰ کے ننانوے ناموں کے خواص و برکات کی تفصیل بسم اللہ شریف اور دیگر اوراد و دعا لطف کے علاوہ تعویذات نادرہ درج ہیں۔ نہایت قیمتی نسخہ ہے بایں ہمہ قیمت ۲ر

تحقیق گوشت خوری معہ مسئلہ قربانی گائے } اس میں آریہ و دیگر منکرین کے اعتراضات کا جواب قرآن و حدیث و دلائل عقلیہ سے نہایت مفید قوم تحریر کیا گیا ہے ناظرین خود سے پڑھیں۔ ۲ر

ترغیب الحج والزیارات لحصول الاجر والافادۃ } معہ تاریخ مدینہ منورہ و مصرف نام سے ظاہر ہے قیمت ۵ر

نظام خیر الانام لحفظ الخلافۃ والاسلام } اس کتاب میں تمام ان قوانین اسلام کا ذکر نہایت پیرایہ میں کیا گیا ہے جن پر عمل کرکے اہل اسلام اپنے مذہب و ملت اور خلافت کو اغیار کی دستبرد سے بچا سکتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان ایک عالمگیر نظام کے ماتحت جمع ہو کر دنیوی ترقی کر سکتے ہیں۔ قابل دید قیمت ۸ر

رسالہ بیعت } اس رسالہ میں بدلائل شرعیہ ثابت کیا گیا ہے کہ بیعت مروجہ ایک مستحسن طریقہ ہے مخالفین کے دندان شکن جوابات ہیں ۲ر

فیض ربانی درشرح دعاء سریانی } پنجابی نظم میں نہایت عمدہ شرح ہے۔ ۲ر

سوانح حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی } ترجمہ مولوی محمد فضل خان صاحب چکاکیال راولپنڈی ۳ر

مجموعہ احادیث والقرآن فی حقوق النسوان } عورتوں کے حق میں حدیث و قرآن کریم کا فرمان کرنے کے بیان میں ہے۔ ۳ر

فتاویٰ } مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ابن حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ نے چند اشخاص کے سوالوں کے جواب دیئے ہیں ۳ر

نیر عروض } اس رسالہ میں اردو شاعری کے قوانین مفصل طور پر درج ہیں۔ شائقین کے لئے مفید ۳ر

بہشتی جوہر } اس رسالہ میں عورتوں کیلئے تحصیل علم و ہنر اور نظام خانہ داری اور اطاعت شوہر و رسم نکاح پڑھنے اور گانا ہونے بیچنے اور ... کرنے کی تاکید اور ترغیب کو رہی عورتوں کو چاہئے کہ اس کے موافق عمل کریں اور اس کے مرتب کرنے والے کو دعا خیر سے یاد کریں۔ قیمت ۳ر